سبق: ۱۲
دہشت گردی اور ہماری ذمہ داریاں

حاصلاتِ تعلّم

اِس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سُن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں پیش کی گئی (معاشرتی اور سماجی) خبروں وغیرہ کو سُن کر تبصرہ کر سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نکات اَخذ کر سکیں۔
- کہانی، گُفت گُو، خبر اور ہدایات سُن کر خلاصہ بیان کر سکیں۔
- مختلف معاشرتی کرداروں کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر رائے دے سکیں۔
- قدرتی آفات اور ہنگامی صُورتِ حال میں دوسروں کو بچاؤ کی تدابیر بتا سکیں۔
- طویل عبارت کو درست تلفّظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- جملے (سادہ، مرکب، محاورات کی مدد سے) بنا سکیں۔
- درسی کُتب اور دیگر کُتب میں پیش کیا گیا متن پڑھ کر معلوماتی اور اطلاقی نوعیت کے سوالات کے جواب تحریر کر سکیں۔
- اِسمِ عَلَم کی اقسام (خطاب، لقب، تخلص، کُنیّت اور عُرف) کو پہچان کے استعمال کر سکیں۔
- الفاظ، تراکیب اور محاورات کو جُملوں میں استعمال کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- دہشت گردی کسے کہتے ہیں؟
- دہشت گردی کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- دُشمن ممالک ہمارے مُلک کو کمزور کرنے کے لیے دہشت گردی کرواتے ہیں۔
- شہریوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے لیے اختیار کی جانے والی غیر قانونی، پُرتشدّد اور خطرناک سرگرمیاں یا ایسی سرگرمیاں اِختیار کرنے کی دھمکیاں دینا، دہشت گردی کہلاتا ہے۔
- فوری عمل کا تقاضا کرنے والی تشویش ناک، غیر متوقّع اور خطرناک صُورتِ حال کو ہنگامی حالت یا ایمرجنسی کہتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

- تدریسی مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے ہر سبق کے آغاز میں "حاصلاتِ تعلّم" درج ہیں۔ ان نکات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اِس سبق کی تدریس کی جائے۔
- طلبہ کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان سے سوالات اور "کیا آپ جانتے ہیں" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
- سبق کی تفہیم کو پرکھنے اور طلبہ کی توجہ برقرار رکھنے کے لیے مطالعہ کے دوران میں "ٹھہریں اور بتائیں" کے عنوان سے بھی سوالات شامل کر دیے گئے ہیں۔
- سبق میں طلبہ کی دِل چسپی پیدا کرنے کے لیے پڑھانے سے قبل اور دورانِ تدریس متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ تمام طلبہ اِس عمل میں شریک ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

دہشت گردی اور ہماری ذمہ داریاں

الفاظ	پیچیدہ	اِضطراب	دَہشت	مَذَمَّت	سنگین	جانباز
تلفّظ	پے۔چی۔دہ	اِض۔طِ۔راب	دَہ۔شت	مَ۔ذَم۔مت	سن۔گی۔ن	جاں۔باز

دہشت گردی کیا ہے؟ اِس حوالے سے بیش تر ماہرین کا اِس تعریف پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ دہشت گردی ایک ایسا عمل ہے جس سے پُراَمن معاشرے میں رہنے والے لوگوں کے دِلوں میں خوف وہراس پیدا ہوتا ہے۔ آسان لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی بھی معاشرے، ملک، شہر، گاؤں، قصبہ، گلی محلہ، خاندان کے افراد یا کسی فرد میں خوف وہراس اور دہشت پھیلانے کا عمل دہشت گردی کہلاتا ہے۔

دہشت گردی اِنفرادی اور اجتماعی سطح پر پھیلائی جاتی ہے۔ نائن الیون (9/11) کے واقعہ کے بعد یہ ناسور پاکستان میں جتنی شدت سے پھیلا اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ دہشت گردی کی وجہ سے پاکستانی عوام کو جانی، مالی نقصان کے ساتھ نفسیاتی اور جذباتی اضطراب سے گزرنا پڑا۔ موجودہ زمانے میں اگرچہ صورتِ حال کافی سنبھل چکی ہے تاہم دہشت گردی کے واقعات رونما ہونے کا خدشہ باقی ہے۔ دہشت گردی کی لعنت سے چھٹکارے کے لیے پاکستانی عوام اور سیکورٹی اداروں کے جوانوں نے بے بہا قربانیاں پیش کی ہیں۔

دہشت گردی کے عمل کے پیچھے شدت پسندی پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ شدت پسندی زبان، رنگ ونسل، علاقہ اور مذہبی، مسلکی اختلافات سے جنم لیتی ہے۔ دراصل عالمی سیاست بہت پیچیدہ ہوچکی ہے کہ ایک ملک اپنے کسی دُشمن ملک کو کمزور کرنے کے لیے فرقہ واریت اور دوسرے معمولی اختلافات کو ہوا دے کر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ بدقسمتی سے وہ اُسی ملک کے ناسمجھ لوگوں کو وسائل فراہم کرکے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ خودکش دھما کا کرنے والا اسے اچھا فعل سمجھ کر ادا کرتا ہے۔ اُسے اِس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ اسے اپنے ملک، قوم اور معصوم شہریوں کی جان لینے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ دہشت گردی کے مکروہ عمل کو کسی مذہب کی تائید حاصل نہیں۔ علماء کرام نے ہمیشہ دہشت گردانہ فعل کی شدید لفظوں میں مذمت کی ہے۔ تمام مذاہب کی بنیاد محبت، پیار اور انسانیت پر رکھی گئی ہے۔ دہشت گردی کے پسِ پردہ عوامل کا جائزہ لیں تو دہشت گردی کی کئی صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ سماجی ماہرین نے دہشت گردی کی درج ذیل پانچ اقسام بتائی ہیں:

- انفرادی دہشت گردی
- اجتماعی دشت گردی
- نظریاتی دہشت گردی
- ریاستی دہشت گردی
- معاشی دہشت گردی

انفرادی دہشت گردی بعض اوقات سنگین نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ دہشت گردی کے واقعہ میں ملوث شخص اپنے خطرناک عزائم میں اگر کامیاب ہوجائے تو وہ پورے علاقے میں دہشت اور خوف پیدا کر دیتا ہے۔

اجتماعی سطح پر دہشت گردی کا نشانہ بالعموم عام بے گناہ شہری بنتے ہیں۔ عبادت گاہیں، پُرہجوم بازار، پارک، سکول، ہسپتال اور حساس ریاستی تنصیبات، ادارے دہشت گردوں کا بڑا ہدف بنتے ہیں۔ کسی بھی دہشت گردی کے واقعہ کے رونما ہونے کے بعد عوام خوف اور صدمے سے دوچار ہوجاتے ہیں۔ پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) کا واقعہ اگرچہ ۲۰۱۴ء میں پیش آیا جس میں معصوم طالب علموں، اساتذہ اور دوسرے لوگوں کی جانیں چلی گئی تھیں لیکن اس واقعے کی بازگشت اب بھی ہر دردمند کو رُلا دیتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

دہشت گردی جیسے بُزدلانہ فعل سے لڑنے کی ذمہ داری محض ریاستی اداروں اور جوانوں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ یہ ذمہ داری پورے معاشرے پر عائد ہوتی ہے۔عوام کو چاہیے کہ وہ اپنے ریاستی اداروں کے شانہ بہ شانہ لڑتے ہوئے دہشت گردی کو شکست دیں۔عوام النّاس کو کسی بھی ناخوش گوار صورتِ حال سے بچنے کے لیے درج ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا چاہیے:۔

ٹھہریں اور بتائیں

- آرمی پبلک سکول کا واقعہ کس شہر میں ہُوا تھا؟
- فوج، پولیس اور رینجرز کیا کام کرتی ہیں؟

- اپنے اِردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں۔
- مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھیں اور مشکوک سرگرمی کی اِطلاع فوراً پولیس کو دیں۔
- پُرہجوم مقامات پر بلاوجہ جانے سے گریز کریں۔اگر جانا ضروری ہو تو ہوشیار رہیں۔
- رضا کاروں کی ایسی ٹیمیں تشکیل دیں جو ہنگامی صورتِ حال پر قابو پا سکیں اور ابتدائی طبّی امداد بہم پہنچا سکیں۔
- بے جا خوف سے بچنے کے لیے افواہوں اور غیر مصدقہ اطلاعات پر کان نہ دھریں۔

جب سے پاکستان پر دہشت گردوں کے حملے شروع ہوئے ہیں قانون نافذ کرنے والے ادارے بشمول افواجِ پاکستان، رینجرز اور پولیس نے اِن کے خلاف کافی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ہمارے جوانوں نے اِن واقعات کے اہم کرداروں کا سُراغ لگا کر اِن کے ذمہ داران اور منصوبہ سازوں تک پہنچے اور انھیں اُن کے انجام تک بھی پہنچایا۔ پاک فوج چوں کہ سرحدوں پر متعین ہوتی ہے اور یہ دہشت گرد زیادہ تر سرحد پار سے ہی آتے ہیں چناں چہ سب سے پہلے یہی بہادر جوان اُن کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ بہت سے موقعوں پر دہشت گردوں نے فوجی جوانوں پر حملہ کر کے اُنھیں نقصان پہنچایا ہے لیکن ہمارے بہادر فوجیوں نے اُن کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے انھیں جہنم واصل کیا۔

شہروں میں اَمن وامان قائم رکھنے کی ذمہ داری پولیس اور دیگر پیرا ملٹری فورسز پر ہوتی ہے۔پولیس اور رینجرز کے جوانوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دہشت گردی کا بھرپور مقابلہ کیا اور اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کیے۔ دہشت گردی کے خلاف اِس جنگ میں ہزاروں پاکستانیوں نے بھی اپنی جانوں کی قُربانی دی ہے۔ پاکستان کے عوام، پولیس، رینجرز اور فوج کے بہادر سپاہی کبھی بُزدل دشمنوں سے نہیں ڈرے۔اُنھوں نے بڑھ چڑھ کر اپنی مادرِ وطن کی حفاظت کی ہے۔ہمیں اپنے عوام، بہادر پولیس فورسز اور جاں باز فوجیوں پر فخر ہے جنھوں نے دُشمن کے سامنے کبھی ہار نہیں مانی اور ہمیشہ ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ربِّ کریم سے دُعا ہے کہ وہ وطنِ عزیز پاکستان کو حقیقی طور پر امن کا گہوارہ بنائے اور کسی دُشمن کو ارضِ پاک کی جانب میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔آمین!

برائے اساتذہ کرام

- بچّوں کو آرمی پبلک سکول (اے پی ایس) پشاور کے واقعے کے متعلق تفصیلاً بتائیں۔

ہم نے سیکھا:

- دہشت گردی کسی مُلک کو کمزور کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔
- ہماری فوج، رینجرز اور پولیس کے جوانوں نے دہشت گردوں کے خلاف بہت زیادہ قُربانیاں پیش کی ہیں۔

Web version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

مشق

١ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) دہشت گردی کی تعریف بیان کریں۔

(ب) دہشت گردی کی کوئی دو اقسام کے نام لکھیں۔

(ج) سرحدوں پر دشمن کا مقابلہ کون کرتا ہے؟

(د) دہشت گردی کے واقعات ہمیں کیا سبق دیتے ہیں؟

(ہ) دُنیا کے تمام مذاہب نے کس چیز کا پیغام دیا ہے؟

٢ درج ذیل سوالات کے مفصّل جواب دیں۔

(الف) دہشت گردی کے پیچھے کون سی وجوہات ہو سکتی ہیں؟ اس پر روشنی ڈالیں۔

(ب) دہشت گردوں سے مقابلے کے لیے عوام پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

٣ سبق کے متن کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) یہ دُنیا بھری پڑی ہے:

(i) اچھے لوگوں سے (ii) اچھے اور بُرے لوگوں سے (iii) نیک لوگوں سے (iv) بُرے لوگوں سے

(ب) آرمی پبلک سکول پشاور پر حملہ ہوا:

(i) ٢٠١٤ء میں (ii) ٢٠١٣ء میں (iii) ٢٠١٢ء میں (iv) ٢٠١١ء میں

(ج) دہشت گردی کا عموماً نشانہ بنتے ہیں:

(i) عبادت گاہیں (ii) بے گناہ شہری (iii) پارک، سکول وغیرہ (iv) کاروباری حضرات

(د) فوج ہمارا دفاع کرتی ہے:

(i) شہروں میں (ii) دیہاتوں میں (iii) سرحدوں پر (iv) گلیوں میں

(ہ) دہشت گردی ایک عمل ہے:

(i) بہادرانہ (ii) بُزدلانہ (iii) عامیانہ (iv) آمرانہ

(و) مشکوک سرگرمی کی اِطلاع دیں:

(i) رینجرز کو (ii) فوج کو (iii) پولیس کو (iv) کونسلر کو

NOT FOR SALE-PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

۴ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جُملے
کیفیت	________________
کھوکھلا	________________
مذمُوم مقاصد	________________
پوشیدہ	________________
کڑی نظر رکھنا	________________
رضا کار	________________
رنگ و نسل	________________

۵ زلزلہ، سیلاب، طوفانِ بادوباراں اور آتش فشانی وغیرہ قُدرتی آفات کی چند اقسام ہیں۔ انٹرنیٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ پر چلنے والی خبروں اور دی جانے والی ہدایات کو غور سے سُنیں اور ان آفات کے اَسباب اور اِن سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلُومات اکٹھی کریں اور پھر جماعت میں گُفت گو کرتے ہوئے ساتھی طلبہ کو بھی اِن سے آگاہ کریں۔

۶ کسی سبق کے اہم نُکات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا، اُس سبق کا خلاصہ بنانا ہوتا ہے۔ خلاصے میں سبق میں بیان کی گئی غیر ضروری باتیں شامل نہیں ہوتیں اور یہ اصل تحریر کا تقریباً ایک تہائی ہوتا ہے۔ انھیں اُصولوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے سبق "دہشت گردی اور ہماری ذمّہ داریاں" کا خلاصہ تحریر کریں۔

قواعد سیکھیں

اِسمِ عَلَم

عَلَم کا مطلب ہے علاَمت یا نشان، قواعد میں اِسمِ عَلَم سے مُراد وہ خاص نام ہیں جو مختلف اشخاص کی پہچان کے لیے بولے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر قائدِ اعظمؒ، قائدِ مِلّت، مادرِ مِلّت، حیدرِ کرار، خلیل اللہ، گڈو، پپّو، گُڑیا، ابنِ بطوطہ، الطاف حسین حالی، شمس العلماء، اُمِ کلثوم وغیرہ۔

اِسمِ عَلَم کی اَقسام

(i) خطاب (ii) لَقَب (iii) کُنیت (iv) تخلُّص (v) عُرف

NOT FOR SALE-PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(i) خطاب

وہ اعزازی نام جو کسی شخص کو اُس کی خدمات، بہادُری یا قابلیت کی بنا پر حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ مثلاً:

- علّامہ اِقبالؒ کو سر کا خطاب دیا گیا۔
- نذیر احمد دہلوی کو شمس العُلماء کا خطاب دیا گیا۔

خطاب کی مثالوں میں ''قائدِ اعظمؒ، سر، شمس العُلماء، خان بہادُر، نشانِ حیدر اور ہلالِ پاکستان'' شامِل ہیں۔ آج کل خطاب کو اِعزاز کہا جاتا ہے۔

(ii) لقب

وہ خاص نام جو کسی وصف یا خُوبی کی وجہ سے مشہور ہو جائے، لقب کہلاتا ہے۔ مثلاً کلیم اللہ، خلیل اللہ، ذبیح اللہ، حیدرِ کرار، داتا گنج بخش، صادق اور امین وغیرہ۔

- حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا لَقب خلیل اللہ ہے۔
- حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا لَقب کلیم اللہ ہے۔

(iii) کُنیت

وہ نام جو ماں باپ یا بیٹے بیٹی کی نسبت یا تعلق کو ظاہر کرتا ہے، کُنیت کہلاتا ہے۔ مثلاً ''ابنِ مریم، ابنِ قاسم، اُمِ لیلیٰ، اُمِ کلثوم وغیرہ۔

(iv) عُرف

کسی شخص کا پیار محبت، نفرت یا حقارت کی وجہ سے اس کے حقیقی نام کے علاوہ بلایا جائے تو اسے عرف کہتے ہیں۔ گڈو، پپو، گڑیا، ننھّا، لنگڑا، موٹا، وغیرہ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کسی شخص کو بُرے نام سے نہ پکاریں اور نہ ہی کوئی ایسا نام رکھیں۔

(v) تخلّص

وہ مختصر نام جسے شُعرا اپنے اصل نام کی جگہ شعروں میں استعمال کرتے ہیں، تخلُّص کہلاتا ہے۔ مثلاً ''اقبؔال، فیضؔ، فرازؔ وغیرہ ''۔

یہ شعر ملاحظہ ہو:

ہیں اور بھی دُنیا میں سُخن وَر بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اَور

اِس شعر میں اُردُو کے نام ور شاعر مرزا اسداللہ خاں غالبؔ نے اپنا تخلّص ''غالب'' اِستعمال کیا ہے۔ تخلّص کی پہچان کے لیے لب یا ڈوئی ''ؔ'' کی علامت اِستعمال کی جاتی ہے۔

۷ مندرجہ بالا تَصَوُّرات کی روشنی میں دی گئی عبارت میں سے لقب، خطاب، کنیت اور عُرف تلاش کریں:

قائدِ اعظمؒ فاطمہ جناحؒ کو پیار سے ڈاکٹر فاطی کہا کرتے تھے۔ انھیں ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبالؒ کا تَصَوُّرِ پاکستان بہت پسند آیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ہمارے نوجوان حضرت علی ابنِ ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرح عِلم و عمل ہر دو میدانوں میں فتح کے جھنڈے گاڑتے چلے جائیں۔

NOT FOR SALE-PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

۸ درج ذیل میں سے کنیت، لقب اور تخلص کی نشان دہی کریں۔

مادرِ مِلّت، مصحفی، آتش، ابو سعید، محسنِ پاکستان، ابنِ فخر

درخواست لکھنا

اپنی کِسی ضرورت کے پیشِ نظر یا کسی کام کی اجازت طلب کرنے کے لیے کسی مجاز افسر کے نام درخواست لکھی جاتی ہے۔
ذیل میں بڑے بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے نمونے کی درخواست دی جا رہی ہے:

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، لاہور

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مَیں جماعت ہفتم کا طالب علم ہوں۔ میرے بڑے بھائی کی شادی اگلے ہفتے ہونا طے پائی ہے۔ شادی کی تقریب میں شمولیت اور ضروری انتظامات کے سلسلے میں مجھے چار یوم از ۱۸ تا ۲۱ / اگست کی رخصت درکار ہے۔ براہِ منظور کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

العارض
آپ کا تابع فرمان
ا۔ب۔ج
جماعت ہفتم

۱۶ / اگست ۲۰۲۳ء

۹ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام بیماری کی چھٹی کے لیے درخواست لکھیں۔

سرگرمیاں

(الف) ایک تقریر تیار کیجیے جس کا عنوان ''حب الوطنی'' ہو۔ اس تقریر میں دہشت گردوں کے گھناؤنے عزائم کو ناکام بنانے میں فوج، رینجرز اور پولیس کے جوانوں کی لاجواب خدمات پر روشنی ڈالیں۔

(ب) مولانا جلال الدین رُومیؒ کی کسی حکایت کو غور سے سنیں اور پھر اُس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- قُدرتی آفات سے بچاؤ کی تدابیر سے متعلق سوال کروانے سے قبل طلبہ کو قُدرتی آفات اور ان سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔ بالخصوص اُنھیں سیلابوں کے اسباب اور ان سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق بتائیں کیوں کہ پاکستان اور اہلِ پاکستان اس قُدرتی آفات سے اکثر بُری طرح متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ طلبہ کو بتائیں کہ ہم کس طرح ان آفات کا زیادہ بہتر مقابلہ کر سکتے اور ممکنہ نقصانات کو کم سے کم کر سکتے ہیں۔
- سرگرمی (ب) طلبہ کو مولانا رومؒ کی کوئی حکایت پڑھ کر سنائیں، پھر اُن سے کہیں کہ وہ اِس حکایت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ خلاصہ بیان کرنے کے دوران میں ان کے تلفظ، الفاظ کے چناؤ، لب و لہجے، روانی اور قواعد کے درست استعمال کی بنیاد پر بول سکنے کی صلاحیت جانچنے کی کوشش کریں۔ خامیوں کی صورت میں اُن کی اصلاح کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale
NOT FOR SALE-PESRP